www.FelzAhmedOwalsl.com فجر كي نمازروشي

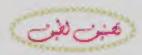


-101-100 طريعم إلان فالديد الاكن يوط يتدراب ويوا منفتي مخزفيفل خمدأوليتي رضوي

بسم الله الرحش الوحيم

الصلواة والسلام عليك يا رحمة للعالمين 🥮

فجركى نماز روشنى مين يڑهنا كيساء



مشر المصطين القيد الوقت أيض ملت المنسر المنسم باكتان معزت على مدايوالها في مفتى محد فيض احمداً ويسكى دامت دياجم الله

()....☆....☆....() ()....☆....☆....() ()....☆....()

عرض ناشر

صدیث پاک بیں ہے جس نے میری سنت پھل کیا وہ کل بروز قیامت میرے ساتھ جنت بیں واعل ہوگا۔ سرکا یہ بینہ کالگیا آئی سنتوں بیں سے ایک سنت بیابی ہے کہ آپ گالٹی نماز مجرروشن بیں ادافر ماتے یعنی منت صادق سے بہت دیر بعد نماز ادافر ماتے۔

اگرچہ پوقت ضرورت نماز کچرائد جرے میں پڑھ لیٹا بھی جائز ودرست ہے مگرزیادہ اتواب اورافضیلت بھی ہے کہ نماز کچر کھلی روشنی میں اواکی جائے۔

محرکیاعلاج غیرمقلدین کا کہان کے زو یک ٹماز فجرا تدجرے میں پڑھٹا زیادہ ٹو اب ہے۔اس رسالے میں حضرت علامہ مولا تا حافظ ابوالصالح محد فیض احداً ولی رضوی مدخلہ العالی نے غیرمقلدین کے احتراضات کے جوابات اور فجر کی ٹماز ردشنی میں پڑھنے کے دلائل احادیث میار کہ ہے تا بت کتے ہیں۔

الله تعالی ہرمسلمان کودین کی سیج سجھاورسرکا دعالی وقار کا اُٹھا کی سنتوں پرمسل کرنے کی تو فیق عطافر مائے۔ آمیسن

بجاه النبي الامين طاليكم

مدر مصدی ایرست سمگ عطار داوگی محرکاشف اشرف عطارتی

باب ۱

غیرمقلدین کے نزدیک میں کی نمازاند جرے میں پڑھنازیادہ تواب ہے اور حنیوں کے نزدیک روشی اچھی طرح سمیلنے پرزیادہ تواب ہے۔ کم از کم آ دھ گھنٹہ پہلے طلوع مش سے پہلے جماعت کی جائے۔ ہم احتاف کے دلاکل پہلے عرض کرتے ہیں بھرغیرمقلدین کے اعتراضات کے جوابات عرض کروٹگا۔انشاء اللہ

(۱)عن عبدالله بن مسعود قال ماراء يت رسول الله كَالْتَالِم على صلوة الالميقا الا صلواتين صلواة المغرب والعشاء بجميع وصلى الفجر يومنذ قبل وقتها لفلس

(رواه سلم في معجد في كتاب الحج ورواه البخاري)

حعزت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہے مروی ہے حضور نبی اکرم ڈاٹیٹا کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کوتمام نماز وں کواپنے وقت میں پڑھتاد مکھا ہے صرف مغرب اورعشا وکومز دلفہ میں بچھ کیااورای دن میچ کی نمازا ندھیرے میں ادافر مائی۔

فائد

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لیحر کی نماز کوائد جیرے بیں ادا کرنے کو نبی اکرم کا اُٹیٹا کی خلاف عادت بیان فر ما یا اس سے معلوم ہوا کہ لیمر کی نماز اند جیرے بیں اداکر نا تبی اکرم ڈاٹیٹا کی سنت کے قلاف ہے۔ چنانچ امام سلم کی صحیح مسلم کی شرح بیں امام لو دی لکھتے ہیں

وفي هذه الروايات كلها حجة لابي حنيفه بحق استحباب الصلوة في آخر الوقت

في غير هذا اليوم.

لیتنی ان روایات سے ٹابت ہوا کہ امام ابوطنیفہ رضی انڈ عنہ کا ثماز وں کوآخر وقت میں پڑھنا۔ سوائے مزد لفہ میں جج کے ایام میں مستحب ہے اور ان کا استدلال ان آ حادیث ہے جق ہے۔

فانده

اس سے داختے ہوا کہ حضور کا گئی ہمیشہ فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھتے تنے در ندم دلفہ میں خلاف عادت کا کیا معنی اور یہ بھی نہیں کہ آپ نے اصلی وقت سے پہلے پڑھ لی ہو بہتو صرف مز دنفہ میں مغرب وعشاء کو بکجا پڑھنے کا حکم ہے اور بس۔

(٢) امام نسائی این محج می مدیث روایت کرتے میں کہ

ان رسول الله كُلْ الله عَلَا عَلَى مااسفر تم بالصبح فانه اعظم للاجرر

رسول پاک الظفظ نے فرمایا کہ جہاں تک ہو سکے تم صح کی نماز خاص روثنی بیں پڑھا کرو کیونکدروثنی بیل ادا کرنے بیں بہت ذیادہ اواب ہے۔

فانده

سیدنا امام اعظم ابوهنیفدر منی الله عند کا استدارال حق ہاور یکی مسلک احادیث کا تربتمان ہے دیکھئے اند میر بے میں مسیح کی نماز پڑھ لینے میں بھی حرج نہیں لیکن کام وہ اچھا جس سے اجرو او اب زیادہ ہواور وہ مسیح کی نماز کوروشنی میں اور کرنے میں ہے۔ چنانچے حدیث میں ارشاد سے ٹابت ہوا اور اس حدیث شریف کی اسناد بھی مسیح ہے چنانچے امام اعظم نے اپنی سند یوں بیان فرمائی

اخبرنا ابراهيم بن يعقوب حدثنا ابن ابي مريم ،اخبر نا ابو غسان حدثني زيدين اسلم عن عاصم بن

عمر بن قتاده عن محمود بن لبيد عن رجال من قومه من الانصار أن رسول الله كَالْيَكُمُ

ان راو بوں میں مذلس کوئی بھی نمیس سے سب تقداور معتبر راوی میں کیونکہ ایرا ہیم بن یعقوب تقداور حافظ اور میں اور میار ہویں طبقہ سے میں اور این افی مریم مین سعید بن افکم مصری بھی تقدیمت اور فقید دسویں طبقہ میں اور اکا برمحد مین سے

ہیں۔اس طرح ابوطسان بین محمد بن مطرف مدنی ثقد اور محد شین طبقہ سے ہیں اور زید بن اسلم مدنی متے فقیہ عالم اور مرسل اور طبقہ ثانیۂ حضرت عاصم بن عمر بن قماد و مجمی مدنی اور ثقداور حفازی کے بڑے عالم اور طبقہ را ابعد سے ثمار ہوتے اور محمود بن لبید بھی مدنی ہیں سحانی شخصاور صغیر کذافی الکریب مجراس حدیث کی روایت کو بیشرف حاصل ہے کہ نبی اکرم الطبخ کے

بعض محابد رضى الشعثهم يعدم وي

رس)عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله الله الله المقر وابا لقجر فاته اعظم للاجر (س) (رواه التر لذي)

رافع بن فدی سے مروی ہے حضور گانی آئے فرمایا کہ کی تمازروشنی میں پردھوکیونکاس میں بہت بوا اواب ہے۔ وقال هذا حدیث صحیح ورواہ ابو داؤد ، نسانی وابن ماجه و بیهقی و طبرانی وابن حیان وابو داؤد طیالسی بالفاظ مختلفه۔

فائده

جس عمل کے لئے خود صفور مؤلفے آبنر مائیں کہ ای میں بہت بڑا تواب ہے گار ہم کون گلتے ہیں اگر مگر کرنے والے وابندا ایک عاشق رسول اور کلمہ کو کے لئے تواہیے نبی پاک مؤلفے آکا ارشاد دی کافی ہے۔ امام تر قدی اس روایت کونفل کر کے آخر میں لکھتے ہیں

وفي الباب عن ابي برزة وجابر وبلال و حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وقدر آي غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي الله التابعين الاسفار بصلوة الفجر وبه يقول سفيان الله رى.

بعنی اس بارے میں حضرت ابو برز دوجابر و بلال رضی اللہ تعالی عنیم ہے بھی مردی ہے اور ند کور صدیث رافع بن خدیج کی حدیث حسن سیج ہے۔ مبع کی تماز روشنی میں اوا کرنا اہل علم محالہ کرام اور تا بعین کا ند ہب ہے اور یہی قول سفیان توری رحمة

الشعليكا باوريمي جاراغيب (حفير) كاب-

(~) ابودا وَن طیالی ، این الی شیبه اسحاق این را موید بطرانی نے میم میں صفرت رافع بن خدیج سے روایت کی

قال قال رسول الله كُالِيَّةُ لِللال يا بلال تور بصلوة الصبح حتى يبصر القوم مواقع نبليهم

من الإصفاري

فر ماتے ہیں کہ تھم دیا حضور تا کا گئے تھے معطرت بلال رضی اللہ عند کوفر ما یا اے بلال نماز جسی او جیالا کر لیا کرویہاں تک کہ لوگ او جیا لے کی وجہ سے اسے اپنے ہوئے تیم گرنے کی جگدد کھ لیا کرے۔

فائده

اس مدیث ہے معلوم ہوا کہ حضور کا اُٹھائی نماز فجرایسے وقت پڑھنے کا تھم دیا جبکہ تیرا ندازا ہے تیرگرنے کی جگہ

كامشامده كرسطاورية بباي موسكتاب جب خوب روشني مو

(۵) دیلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

قال قال رسول الله الحيني من نور بالفجر نور الله في قبره وقلبه وقيل صلونه _ فرمات بين كفرمايا ني اكرم كالتي أمرم كالتي أمرم التي المردوثي شن يز مصالله تعالى اس كي قبراوردل مين روثني كر ـــــــ

فائده

ایک روایت بی ب کداس کی نمازش روشی کرے۔

(٧) طراني ناوسط ش اور برار قصرت ابو بريه وضى الله عند عددايت كى

قال قال رسول الله كُلِّيَّةُ إلاتزال امتى على الفطرة مااسفر ولصلوة الفجر

فر ماتے ہیں کے قرمایارسول الله کا الله کا اللہ عمری است دین فطرت پردے گی جب تک کرنماز فجرا وجیا لے میں بڑھے۔

(٤) طحاوى، بخارى مسلم ، ابودا كاد ، نسائى ، ابن ماجه نے بالغاظ تختلفه معترب بيارا بن سلامه سے روايت كى

قال دخلت مع ابي على ابي برزة يساء له ابي عن صلوة رسول الله الله الله كان ينصرف من

صلوة الصبح والرجل يعرف وجه جليسه وكان يقراء فيها بالستين الر_

میں اپنے والد کے سما تھ دھنرت ابو ہرز و صحافی کے پاس گیا۔ میرے والد اُن سے صفور کا اُٹھٹا کی فماز کے متعلق بوچیتے تھے انہوں نے فرمایا کہ حضور کا اُٹھٹا نہما نوصی آس وقت فارغ ہوتے تھے۔ جب ہر مخص اپنے ساتھی کا چہرہ پہچان لیتنا تھا حالا تکہ صفورا کرم ڈاٹھٹا نہما تھ ہے سوآ تھوں تک بڑھتے تھے۔

(٨) طحادي شريف في حضرت عبد الرحمن ابن يزيد عددوايت كي

قال كنا لصلى مع ابن مسعود فكان يسفر في الصلوة الصبح.

فرماتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی الله عند کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتے تھے آپ خوب أجیا لے بی نماز پڑھتے تھے۔

(٩) ييمل قسنن كبرى عن الوهان فهدي عدوايت كي-

قال صليت حلف عمر الفجر فما بسلم حتى ظن الرجال ذو العقول ان الشمس طلعت فلما سلم

قالو ا يا امير المومنين كاوت الشمس تطلع قال فتكلم _ بشيء لم افهمه فقلت اي شيي قال قالو

الواطلعت الشمس لم تجدنا غافلين_

فرماتے ہیں کہ بیٹ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چیجے نماز نجر پڑھی آق آپ نے ندسلام پھیرای ہاں تک کہ جھدار لوگوں نے مجما کہ سورج لکل آیا جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے عرض کیا کہ اے امیر الموشین سورج لکتے والا ہے۔ آپ نے پکوفر مایا جو میں مجھ ند سکامیں نے لوگوں ہے ہو چھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عند نے کیا فرمایا لوگوں نے نتایا کہ یہ فرمایا اگر سورج لکل آتا تو ہم کو عافل نہ یا تا۔

(۱۰) بیمی تے سفن کبری می صفرت انس رضی اللہ عندے روایت کی

قال صلى بنا ابويكر صلوة الصبح فقرا ال عمران فقالو اكادت الشمس تطلع قال لو

طلعت لم تجدنا غافلين.

فرماتے ہیں کہ ہم کوا پو یکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز بجر پڑھائی اس بیل سورة آل عمران پڑھی۔لوگوں نے کہا کہ سورج نگلنے کے قریب ہے۔آپ نے فرمایا کیا گرنگل آتا تو ہم کوغائل ندیا تا۔

(۱۱) طحادی ادر ملاخسر ومحدث نے اپنی مند میں امام اعظم ابوطنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابرا ہیم نخبی سے وہ یہ ک

فائده

ان احادیث ہے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عمتیم خوب او جیائے بیس نماز کجر پڑھتے تھے حتی کہ لوگوں کوسورج لکل آنے کا شہر ہوجا تا تھا اور صحابہ کرام کا متفقہ عمل اس پر تھا کہ نماز کجر خوب روشی بیس پڑھی جائے۔

(۱۲) طحاوی شریف فرصت ملی این ربیدست روایت کی

قال سمعت عليا يقول با قنبرا اسفر اسفر

فر ماتے ہیں میں نے حصرت علی مرتفنگی رمنی اللہ عنہ کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فرماتے عضائے قعبر اوجیالا کرواوجیالا کرو۔ معلوم ہوا کہ حصرت علی رمنی اللہ عنہ خوب اُجیائے میں نماز فجر پڑھتے تھے جبیہا کہ اسفر دویار فرمائے سے معلوم دتا ہے۔

31.AS

غیرمقلدین عموماً خوارج کے طریقے اپناتے ہیں بالضوص ان کے اوقات الصلوة خوارج کی پیروی میں ہیں

خوارج کوتو حضرت علی ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے صفیقی ای لئے انہوں نے ایسی احادیث کا سہارالیا جن میں تو ہوجا کیکی زیادہ تو اب ملے یا نہیں۔خوارج کی تاریخ پڑھ لیس ان کے اوقات الصلوٰۃ اور غیر مقلدین میں کون سا قرق

-4

احناف پر فضل رب تعالی

احناف كيسر براوامام الوعنيف رضى الله عتدف فقاجت كى دولت بخشى كرآب كى كوشش بوتى كرمسئله احتفاق جملها عادیث برعمل جواور غیرمقلدین اس دولت سے محروم بیں ای لئے دومسئلہ کے تنطق کی بعض احادیث کے مل سے محروم ہوجاتے ہیں مثلامیح کی نماز روشن میں پڑھٹازیادہ اجردوسراجتنا بھاعت میں لوگ زیادہ ہوں اتنانماز ہا بھاعت کا ا تواب زیادہ ہوگا اور عام سلمانوں کو ہوات دینا بھی احادیث برعمل ہے اوران قمام برعمل احتاف کو ہے مثلاً او جیالے میں نماز بره هنا زیاوتی جماعت کا ذریعہ ہے کیونکہ اکثر مسلمان میچ کو دیر ہے اُٹھنے ہیں۔ اگر جلدی بھی اُٹھیں تو اُس وقت استنجاء بعض کوهسل وضوکر تاسنتیں پر معنا ہوتی ہیں۔بعض لوگ اُس وقت سنتوں کے بعداستغفاراور پچھا ممال اذ کارکر تے جیں وائد میرے میں جمر کی جماعت کر لینے میں بہت ہوگ جماعت سے یا تکبیراوٹی ہے رہ جاتے ہیں۔او جیائے میں پڑھنے سے تمام نمازی بخوبی جماعت کی تعبیراوٹی ہیں شرکت کر کتے ہیں۔ نبی اکرم ٹاٹڈ نامے عضرت معاذر منی اللہ عنہ کو دراز قرائت سے منع فرما دیا تھا کہ اُن کے مقتریوں پر ہوجہ ہوتی تھی جس چنے ہے جماعت کم ہوجائے اُس سے پر ہیز كرنا بهتر ب جوجهاعت كى زيادتى كاسب موده بهتر باعرهرا جماعت كى كى كاسب ب-اسفار (أبال) جماعت كى زیادتی اورمسلمانوں کی آسانی کا ذریعے انبذااسفار بہتر ہے نیز اندجرے میں مسلمانوں کومبحد میں آٹاد شوار ہوگا۔اوجیائے میں آسان چنا نیے حضرت مررضی الله عند کو جب الد جرے میں مین لماز کی حالت میں شہید کیا گیا تو صحابہ کرام نے فجر میں بہت او جیالا کرنے کا اہتمام کیا جیسا کہ طحاوی شریف میں ہے۔

عقلى دليل نمبرا

نماز فجر کو چندامور میں نماز مغرب سے مناسبت ہے مغرب دات کی کہلی نماز ہے ، فجر دن کی کہلی نماز ۔ مغرب کاروبار بند ہونے کا وقت ہے۔ فجر کاروبار کھلنے کا وقت ،مغرب نیند کا فجر بیداری کا پیش خیمہ ہے ہمیشہ وقت فجر وقت مغرب کے برابر ہوتا ہے بینی جس زمانہ میں بعنا وقت مغرب کا ہوگا اُ تنائی فجر کا۔ جب نماز فجر نماز مغرب کے مناسب ہوئی تو جیسے نماز مغرب اجیا لے میں پڑھنا افضل ہے ایسے ہی نماز فجر او جیا لے میں پڑھنا بہتر ہے۔۔

عقلى دليل نمبر ٢

فجركالغوى معنى بروشنى چنانيكهاجاتاب طريق فجريعنى كها بوااورماف راسته (المنجر)

الل علم كو بخو في معلوم ب كرافت كواصطلاح ب مناسبت ضروري ب اورقر آن جيد بي اس كانام قرآن الغجرب

ندكه سلوة القلس يعنى روشى والى فماز ندكه اعدجر ب والى اى ليتاسح كى فما ذروشى مي اواكرنا قرآن كى عين مراوب اور

اس کی احادیث قولی وضلی بھی تاکید کرتی ہیں۔اند جبرے بھی نماز پڑھ لی گئی تو مناسبت ندر ہی بلکہ نتیف کیونکہ روشن ک انتیف اند جبراہے نیز ملائکہ کی حاضری بھی فجر کے نام ہے ہے۔ چنانچے فرمایا

إِنَّ قُرُانَ الْفَجْرِكَانَ مَشْهُوْدًا

توجعه: يكل مح كقرآن عل فرضة طاخر يوس (إدوها مورة الامرادما يده)

باب ۲

سوالات و جوابات

سوال

حضرت على رضى الشعند المصامروي ا

ان النبي اللُّهُ فِي اللَّهُ لا ياعلي ثلث لا تو عرها الصلواة اذااتت والجنازة اذا حضرات والايم اذا وجدت

لها كفوار (رواوالرندى)

حضور کالیج لمنے اُن سے فرمایا اے کی تین چیزوں میں دیر ندلگا ؤ نماز جب اُس کا دفت ہوجائے، جناز و جب حاضر ہو،

الاک کا تکاح جب اُس کے لئے کفول جائے۔

نیزای ترندی ش سیدناعبدالله بن عمرضی الله عند روایت ب

قال قال رسول الله ﴿ لَيْنَا الوقت الاول من الصلواه رضوان الله والوقت الا حر عفو الله _

فرماتے ہیں کہ فرمایا حضور ملی فیلے کے فرماز کا اول وقت رب کی رضا دخوشنو دی ہے اور نماز کا آخر وقت

الله تعالى كى معاتى بــ

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ہر نماز اول وقت میں پر حنی جا ہے۔ حنی لوگ فجر دمر میں پڑھ کررب تعالیٰ کی

رضامندی سے عروم ہیں۔

جواب

بیصدیث خود غیرمقلدوں کے بھی خلاف ہے کیونکہ میا بھی ٹمانے عشاء اور گرمیوں کی ظہر بٹس تاخیر مستحب و بہتر جانے ہیں تو بیا محی خدا کی خوشنودی ہے محروم ہوئے جوان کا جواب ہے دو ہمارا جواب ہے۔

جواب

ان حدیثوں بیں اول وقت سے وقت مستحب کا اول مراد ہے نہ کہ مطفق وقت کا اول بینی جب نی ز کامستحب وقت شروع ہوجائے تب دیر نہ لگا کہ نماز جمر بیس روشن میں اول وقت ہے جیسے نماز عشاء کے لئے تہ کی رات اول وقت ہے کیونکہ بھی مستحب وقت ہے۔

land

مسلم ، بھاری اور تمام محد ثین نے روایت کی کرحضور کا آیا کہ بیشہ نماز جم نفس بینی اند جبرے بیں پڑھتے تھے لہذ حنفوں کا دیرے جمر پڑھتا سنت کے خلاف ہے۔

جواب ١

ظلس کے معتی جیں اندھر اخواہ وفت کے اختبار سے اندھیرا ہویا میجد کا اندھیرا۔ حضور نبی پاک مالیڈ خماز کجر روشی ان شیں پڑھتے نظے لیکن میچد میں اندھیرا ہوتا تھا کے ذکہ اس دور میں میچہ نبوی شریف بہت گہری نی ہو فی تھی ہے جیست میں اروش دان وغیرہ ندشتے اب بھی اگر میچہ نبوی میں روشندان ندہوں تو اندر بہت اندھیرار ہے اس صورت میں بیر صد بہت اُن ا حادیث کے خلاف نہیں جوہم پنیش کر نیکے۔

جواب

اگرخلس ہے میں کا اندھیرائی مراد ہوتو ہے حضور پاک ٹاٹیڈٹی کا کھل شریف ہے اور تول شریف وہ ہے جو فرہ یا کہ
اسفر و ابالفعیر ایسے لیجنی حضور ٹاٹیڈٹی نے خودائد میرے شریب بیجہ خرورت فجر پڑھی گریم کواوجیا لے میں پڑھنے کا
تھم دیا۔ قاعد و ہے کہ حدے شونی فعلی میں تعارض معلوم ہوتو حدے شونی کو تی ہوتی ہے کیونکہ فعلی حدیث میں خصوصیت
کا احتمال ہے مثلاً حضور ٹاٹیڈٹی نے خود تو بیویاں تکاری میں رکھیں گر ہم کو جار بیویوں کی اجازت دی۔ ہم تھم پڑھل کرکے
مرف جار بیویاں دکھ کتے ہیں آ ہے کے قتل پڑل نہ کریں گے بیقاعد دیا در کھنا جا ہے کہ قول گمل پروائے ہے۔
مجواب ۳

ع معجاب كرام اوجيا لي من فجرية عند تحد حالاتكدا نهول في صفور أفية أيكار لل شريف ديكما تعامعلوم بواكد

صريفة قول كوتر في و بركراس يرشل كرتے متے دومرى مديث أولا ألّ على ف و تھے تھے۔

جوابع

تماز فجر کا عمصرے بھی ہونا تیاس شری کے خلاف ہے۔او جیالے بھی ہونا تیاس کے مطابق لہٰ او جیارے والی مدیث کوتر جیج ہوگی کیونکہ جب احادیث میں تعارش ہوتو اُس مدیث کوتر جیج ہوتی ہے جومطابل تی س ہومشل ایک مدیث

الوضو مما مسته النار

آمك كى كى چيز كھانے سے وضووا جب ہوجاتا ہے۔

دوسری حدیث بیس ہے کہ حضور ملائی کی انا کھایا تمازیزے کی وضونہ کیا پہلی حدیث خلاف قیاس ہے دوسری مطابق قیاس لبذا دوسری مدیث کوتر جمع موتی به کی صدیث کی تاویل کی گئی کدوبان و شوے مراد کھانا کھ کر ہاتھ وجونا کل کرنا ہے ایسے بی یہاں تاویل کی جائے کہ فلس سے مراد معجد کا اعد جراہے ندکہ وقت کا بہر حال ترجیح روشی کی حدیث کو

كونى وباني صاحب ايك مرفوع مديث بيش كرب جس عن فجرائد جرس عن يزعن كالحمود يي بوجي ام او جیا لے میں فجر بڑھنے کی ایک دونویس بہت اصادیت ٹاپٹر کر دیں جن میں اس کا تھم دیا گیا ہے کہ نماز او جیا لے میں بڑھو اوروہ بھی بینے ری دو میکر صحاح ست ہے جن کے لئے وہ ہر مسئلہ میں کہتے ہیں بیناری دکھا و وغیرہ۔

ا تدميرے كى تمام احاديث بيان جواز كے لئے بين اور اجيا لے كى تمام احاديث بيان استباب كے لئے لاتما وونوں مدیثیں موافق میں مخالف نہیں مینی اعرصرے میں تجریز حناب تزہے کیونک حضور کا اللہ نے اس کا تھم دیا اورجا تز اس کئے کے ضرورت پڑ جاتی ہے جیسے سفر پر جاتا ہے یا گاڑی وغیرہ کا وقت آ جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اور استخباب دائمی ممل ہے۔الحمد اللہ ہم احتاف کوحضور گائیا آبکا وائی عمل تعیب ہے اور وہائی غیر مقلدین ضرورت پرگز ارا کررہے ہیں۔

سوال

عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كان رسول الله كُلُّيَّا لِيصلى الصبح فسصرف الساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلسية (رواه انحارل)

سید وعائش صدیقد دفنی الدعنها فر ماتی میں کہ نبی کریم کی فیڈ اُنھاز گئے۔ ایسے وقت فارغ ہوتے تھے کہ فورش اپنی چاوروں میں لیٹی ہوئی مجدے واپس ہوتی اوراند جرے کی وجہے پہلے ٹی نہ جاتی ہوئی ۔ معلوم ہوا کہ نماز جر اتن جلدی شروع کرناست ہے کہ جب ساٹھ یا سوآ یہ بی پڑھ کرنمازے فارغ ہوتو کوئی نمرزی اند جرے کی وجہے بہی نانہ جاسکے منفی اتفاا و جیالا کرکے تجر پڑھتے میں کہ شروع نمی ذکے وقت ہی لوگ بہی نے جاتے این اُن کا پیمل سنت کے خلاف ہے۔

جواب

اس کے جوابات گزر بچے کہ یا تو یہ مجد کا اند حیر اہوتا تھا ند کہ وقت کا یااس عمل شریف پر حضور کا آفاج کے فرمان اور عظم کو ترتیج ہے وغیرہ ۔ ہاں یہ بھی ہوسکتا ہے وہ یہ کہ حضور کا آفاج کے ذما ندا قدس میں عور توں کو جماعت نماز میں حاضر کی کا عظم تھا اُن کے کاظ سے نماز کجر جلدی پڑھی جاتی تھی کہ وہ بیویاں پر دہ سے گھر چلی جا تھیں کیرعبد فار دتی میں عور توں کو مسجد سے دوک دیا گیا تو یہ رعایت بھی شتم ہوگئی۔ عور توں کو کیوں روکا گیااس کی وجدا ور تشریح فقیر کی ' شرح ا بخاری'' ہیں مزیدے۔

سوال

ترقدى في ام المؤسنين معترت عا تشهمد يغدرض الله عنها سے روايت كى

قالت ما صفح رسول الله كُلْيَكُ صلوة لوقتها الا خو مرتين حتى قبصه الله.

فرماتی ہیں کہ حضورا کرم طاقیقائم نے دود فعہ مجھ کوئی نماز آخروفت میں نہ پڑھی یہاں تک کررپ نے آپ کووفات دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ قمام نمازین خصوصا نماز کجراول دفت پڑھنا حضور گائیفائی دائی سنت ہے بیتھم مسنوخ نہ ہوا۔ حضورا کرم طاقیقائم نے آخر حیات شریف تک اس پڑمل کیا افسوس کہ نفی ایک دائی سنت سے محروم ہیں جوحضور طاقیقائم نے ہمیشہ کی۔

جواب

یہ حدیث میں ہیں اوراس کی اسناد متصل بھی ٹینس کیونکہ اس حدیث کو اسحاق ابن عمر نے حضرت عا تشرصد بقتہ رضی اللہ عنہا ہے روایت کیا اوراسحاق این عمر نے حضرت عا تشرصد بقتہ رضی اللہ عنہا ہے بھی ملاقات نہ کی لہذا درمیان میں راوی روگیا ہے۔ اس لئے امام ترغدی نے اس حدیث کے ساتھ فرمایا قال ابو عیسی هذا حدیث غریب و لیس اسناده بعنصل. ابیسی نے فرمایا کربیعدیث فریب ہادراس کی اسناد مصل میں۔

ال كوافيش ب

لاته لم يثبت ملاقاة اسحق مع عائشة (رش الديه)

كونكدا سحاق كي ملاقات حضرت عا تشريضي الله عنها سية ثابت ندموني _

لبندا بیرحدیث قاتل عمل نبیس افسوس ہے کہ وہائی ہم ہے تو ہالکل سیح اور مرفوع حدیث کا مطالبہ کیا کرتے ہیں اور خودا لی ضعیف اور نا قاتل عمل حدیثیں ہیں کر دینے میں تال نبیس کرتے۔

جواب

میہ حدیث بہت احادیث کے خلاف ہے کیونکہ حضور ٹانٹیٹانے بہت دفعہ ٹمازیں آخر وقت پڑھی ہیں۔ جب حضرت جبریل نماز کے اوقات عرض کرئے آئے تو انہوں نے دودن حضور ٹانٹیٹا کونمازیں پڑھائیں پہلے دن تمام نمازیں

اول وقت هي دوسرےون آخروفت ش_

غرضیکہ حضور طابق نام نے بار ہا نمازی آخر دفت میں پر حیس اور اس صدیث میں ہے کہ آپ نے کوئی نماز آخر دفت میں دوبار بھی ندیز حی البذابید وایت نا قابل عمل ہے۔

الزامى جواب

میرہ دیت تمہارے بھی خلاف ہے چھرتم نماز عشاءآخر دقت لیمنی تہائی رات گئے پڑھنامستحب کیوں کہتے ہواور گرمیوں میں ظہرآخر دقت میں مستحب کیوں بتاتے ہوجوجواب تمہارا ہے دی جواب ہمارا۔

تم نے جوصد یے پیش کی تھی کہ چرکوا جیا لے بی پر حواس بیں اُجیا لے سے مرادمیج صادق کی وہ روشی ہے جس ے وقت جرآ جانا بھنی ہوجائے اور صدیث کا مطلب ہے کہ ٹماز جرشک کی حالت میں نہ برحو بلکہ یفین ہوجائے کہ وقت ہو گیا تب پرمود ہاں اسفارے وہ روشی مرادنیس جو خفیوں نے مجھی لینی خوب اجالا بہت ہے محدثین نے اس کا بیہ الى مطلب بيان كيا-

جواب

غیر مقلدین کا ایسا کہنا غلط اور ان کی سیجھنے کی کی ہے کیونکہ اتنا اجالا کرنا تو فرض ہے شک کی حالت میں نماز کجر یڑھٹا جائز ہی ٹبیس اور میمال فرمایا گیا کہ اس أجالے کا تواب زیادہ ہے بعثی بیا جالاستحب ہے نہ کہ فرض لہذا اس أجالے بمرادوبي روشي مح بے جس ميں فجر يا هنامتحب باورجوبم في معنى كے وہ بى ورست بے حديث يحف کے لئے تعد ضروری ہے اور ان کے تعد کا حال پڑا ہے ، اپنی من مائی بات احادیث کا مطلب بیان کرتے ہیں خواہ دنیا مجر کے محدثین اس کے خلاف موں۔ قد کورہ بالاستی جو غیر مقلدین نے بیان کیا ہے محدثین میں سے کی نے تویس بیان کیا ﴾ اوران کے جمبتدین ہوتے بھی ایسے ہیں ان کے ایک صاحب استخباکرنے کے بعد ٹماز ورّ بڑھا کرتے تھے۔ کسی صاحب نے اس کی وجدور یافت کی تو کیف لکے مدیث برعلم کرتا ہوں ۔ مدیث بی آتا ہے من استنجى فليوتو

جوامتنجا كرے جاہے كدور كرے۔

اس مدیث یاک کا مطلب تو بیہ ہے کہ جوانتنجا کرے وہ وتر لینی عدد طاق کوٹموظ رکھے لیعنی تمن یا یا کچ مرتبہ كرے يكراس نے يہجوليا كرجوامتنجا كرے وووزيز حصاس جيسان كے كئي واقعات بيں چندا يك فقير نے "هسادية السالكين" شراض ك إلى

یمال چندتواعد عرض کردول تا که مسلک حق حنی کی تا ئیداورغیرمقلدین کی تر دید ہو۔

خاتمه قواعد

(1) اندهیرے میں بینی صبح صادق کے بعد فورا ٹماز فجر کی ٹماز پڑھنا جائز ہےادربھن صحابہ کا ندجب بھی ہے کیکن زیادہ الواب اور بہت بدی افضیات فجر کی نماز سے صاوق ہے بہت بدی در بعد برد سے میں ہے بہال تک کرمورج لطفے میں باقی پندرہ بیں منٹ رہ جا کیں چنا نچے حدیث شریف میں اعظم الا جو کالفظ ہاور اعظم افض الفضیل کا صیفہ ہے جیسے
اپنے بالقائل دومرے فضل ہے افغیات الازی امرہ اور بھی ہم (فق) کہتے ہیں آگر چہ بیفت ضرورت اند جرے ہیں
افجر کی نماز اواکر لینے ہیں جرج نہیں کیکن تو اب اور فعیات ای میں ہے کہ بی کی نماز کھی روشی میں اواکر نی چاہیے۔
(۱) فیح کی نماز اند جرے میں اواکر ناابتدائے اسلام ہیں تھا بعد ہیں نبی اکرم اللہ فی ہے اے روشی میں اواکر نے کا تھم
صاور فر ما با جیسا کہ اصول حدیث کا قانون ہے کہ جس عمل کے لئے صفور تا جدار انبیا و کا فیا امریخ کی صاور فر ما کیں
وہ ابتدائے اسلام کے احکام کو نتم کر دیتا ہے چنا نچے صحابہ کرام رضی اللہ عہم کی بھی بھی عادت تھی کہ وہ ہم اس امر پر عمل
فرماتے جوارشا واست نبوی اللہ فی سے دو اور المصوم
و الفطر کی شہر ر معضان میں فرماتے ہیں

عن عبدالله بن عباس رضى الله عنهما قال كانوا اصحاب رسول الله كُلُّيُّكُم يتبعون الاحدث فالا

حدث من امرفد

یعن ابن عباس رمنی اللہ عنہما فر ماتے ہیں کہ محابہ کرام رمنی اللہ عنہم حضور کا فیڈا کے ارشادات کروی میں ہے سب سے پیچیلے تھم پڑھن فر ماتے یعنی اس کودا کی امر مجھ کر تھم شری جھتے اور ہم کچھ ٹھول عرض کرآئے ہیں اور پکھ محابہ کرام رمنی اللہ عنہم فجر کی نماز یوری روشنی تھیل جانے کے بعدادا فر ماتے۔

(۳) فجر کی فماز اسفار میں ادا کرنے کی حدیث منفق علیہ ہے جے سید نا حبد اللہ بن مسعود رمنی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے

بخلاف تغليس كي احاديث كهان ميس كو كي حديث متفق عليه بيس-

(٣) اسفار کی حدیث بھی کے ساتھ صرح الفاظ اسفار کے ملتے ہیں اوراس میں حضور کا بھی ہے جے قولی حدیث کہا جاتا ہے جے حضرت رافع بن خدج رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے بخلاف تخلیس میں کہ اس میں حضور کا بھیا نے تکم نہیں فرمایا کہ جس کی نماز اعمر ہے میں پڑھو صرف آپ کے بعض اوقات معمولات میں بیٹل ماتا ہے اور بسااوقات معمولات بوجہ ضرور یات کے ہوتے ہیں اور اصول حدیث کا کلیہ ضابط ہے کہ جہاں قولی اور فعلی حدیث میں تعارض ہوتو اس وقت

رَجْ قول مديد كودى جائية الإمام ووى شرح ملم في إبتريم كان المعرم من كلية إن

والثالث انه اذا تعارض القول والفعل فالصحيح حينيند عند الا صوليين ترجيح القول تعنى صفورا كرم والفيام كول وهل ش تعارض موقواس وقت قول كوترج وى جائد

(۵) منع كى تماز اسفاريس اداكرنا اكثر محابد كرام رضى الله عنهم كامعمول تحا بلكه محدثين رحمة الله عليهم فرمات بين كرمحاب

كرام كاس مستطيض بهت زياده اتفاق ب چناني سيدنا امام ابراجيم تخفي رحمة الله عليه فرات بي

مااجتمع اصحاب رسول الله الله الله الله على شتى ما اجتمعوا على التنوير بالفجر رواه ابو يكر بن ابي

شبيه في مصنفه وابو حنيفه في مستدف

لین محابد کرام رضی الله عنبم کسی امریس اتنامتنی نبیس موت بعنا فجر کی نماز کے متعلق اسفار کرنے میں اداکر نے پر شفق

-2-51

روایت بذکورہ کو نذکورد و بڑے اماموں کے علاوہ امام طحاوی نے اپنی کتاب معانی الآ ٹاریٹی سیجھے اسناد کے ساتھہ روایت کیااور بیٹے امام این البمام کے القدیریٹی اور ملاملی قاری نے شرح موطا امام تھریٹی اور امام طبی نے کبیری ٹی اے روایت کرکے کھیا

هذا استاد صحيح ..

بياستادي ب

فافده

حضرت شیخ سلام بن شیخ الاسلام و الوی تحلی شرح سوطالهام مالک شیل فرماتے ہیں

و به قال ابو حنیفه و اصحابه و هی روایته عن احمد و هی لها شهد نه عمل اکثر الصحابه بالاسفار -لینی اس روایت کوسیدنا اما ایوطیفه اوران تختیجین تے لیا ہے اور بیانام احمد کی بھی روایت ہے اورای روایت کوشہا دت کے طور پر چیش کیا جاتا ہے کہ حضور سیدعالم کا ایکٹر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنیم کا قل صح کی نماز بس بیرتھا کہ روشی پورے طور پر مجماجاتی مجرود صبح کی نماز اوافر ماتے۔

مريد قواعدر ساله "الفوائد في القواعد" من يريف.

هذا آمنو ها دقعه قلم اللقير القادري الوالصالح محدثيش الهمأوليي رشوى فلرله بهاوليور باكتان مهامح مالحرام إسماله بجري